



82627 - نماز میں ایک رکن سے دوسرے رکن میں منتقل ہونے کی تکبیرات کب ہونگی ؟

سوال

جب امام نماز پڑھائے تو تکبیر کب کہے، مثلاً کیا وہ رکوع کرنے سے قبل تکبیر کہے یا کہ دوران رکوع یا رکوع میں جانے کے بعد ؟

پسندیدہ جواب

الحمد لله.

ہر نمازی (چاہیے وہ امام ہو یا مقتدی یا منفرد) کے لیے مشروع یہ ہے کہ رکوع کے لیے اس کی تکبیر حرکت کے ساتھ ملی ہونی چاہیے، چنانچہ وہ جھکتے ہوئے تکبیر کہے، اور رکوع میں جانے سے قبل تکبیر ختم کر دے؛ تو اس طرح اس کی تکبیر دو رکنوں کے درمیان ہو گی، یعنی قیام اور رکوع کے مابین۔

سنن اس پر دلالت کرتی ہے کہ رکوع اور سجدہ میں جانے، اور اس سے اٹھنے کے لیے کی جانے والی حرکت کے ساتھ رکوع کی تکبیر ملی ہونی چاہیے جیسا کہ صحیح کی درج ذیل حدیث میں ہے:

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ:

"رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز کے لیے کھڑے ہوتے تو تکبیر کہتے، پھر رکوع کرنے کے وقت تکبیر کہتے، پھر جب رکوع سے اپنی پیٹھ اٹھاتے تو سمع اللہ لمن حمدہ کہتے، پھر کھڑے کھڑے یہ پڑھتے:

"رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ"

پھر جب جھکتے تو تکبیر کہتے، پھر جب سر اٹھاتے تو تکبیر کہتے پھر جب سجدہ کرتے تو تکبیر کہتے، اور جب اپنا سر اٹھاتے تو تکبیر کہتے، پھر ساری نماز میں اسی طرح کرتے حتیٰ کہ نماز سے فارغ ہو جاتے، اور جب دو رکعنوں سے اٹھتے تو بینہنے کے بعد تکبیر کہتے"

صحیح بخاری حدیث نمبر (789) صحیح مسلم حدیث نمبر (392).

اس حدیث سے ظاہر ہوتا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم رکوع کے کے لیے تکبیر اس وقت کہتے جب رکوع میں جانے کے لیے جھکتے تھے، اور سجدہ کی تکبیر سجدہ میں جاتے ہوئے کہتے تھے، اور سجدہ سے اٹھنے کی تکبیر سر اٹھاتے وقت کہتے تھے

امام نووی رحمہ اللہ تعالیٰ نے شرح مسلم میں ذکر کرتے ہوئے بیان کیا ہے کہ جمہور علماء کا مذہب یہی ہے۔

اور کچھ فقهاء نے اس میں شدت کی ہے، ان کی رائے یہ ہے کہ: اگر نمازی جہکنے سے قبل کھڑے ہی تکبیر کہنی شروع کر دے، یا پھر رکوع میں جانے کے بعد اسے مکمل کر لے تو یہ کافی نہ ہو گی، بلکہ اس نے تکبیر ترك کر دی؛ کیونکہ اس نے تکبیر اس کے مقام میں نہیں کہی۔

اور تکبیر کے واجب ہونے کے قول کے مطابق اگر اس نے ایسا عمد़ا اور جان بوجہ کر کیا تو اس کی نماز باطل ہے، اور اگر وہ بھول کر کرے تو اس پر سجدہ سہو لازم آتا ہے۔

لیکن صحیح یہ ہے کہ مشقت کو زائل کرنے کے لیے اسے معاف ہے۔

مرداوی رحمہ اللہ "الانصاف" میں کہتے ہیں:

مجد وغیرہ کا کہنا ہے کہ: نیچے جانے اور اوپر اٹھنے اور جہکنے کی تکبیر کی ابتدا اور تکبیر کی ابتدا منقول ہونے کی ابتدا اور تکبیر کی انتہاء منقول ہونے کی انتہاء کے وقت ہونی چاہیے، اور اگر وہ اس کے کسی جزء میں اسے مکمل کر لے تو یہ کفایت کر جائیگی (یعنی جب وہ اسے بغیر لمبا یہ مختصر کیے دو رکنوں کے مابین کرے) کیونکہ بغیر نزاع وہ اپنی جگہ سے نہیں نکلی۔

اور اگر اس نے اس سے قبل تکبیر شروع کر دی یا پھر اس کے بعد مکمل کی اور تکبیر کا کچھ حصہ اس سے باہر ہوا تو یہ اسے ترك کرنے کی مانند ہے؛ کیونکہ اس نے تکبیر اس کی جگہ میں مکمل نہیں کی، تو یہ رکوع میں قرأت مکمل کرنے کے مشابہ ہوئی، یا پھر بیٹھنے سے قبل تشهد پڑھنے کے مشابہ ہوا۔

اس میں معافی کا بھی احتمال ہے؛ کیونکہ اس سے بچنا محال اور مشکل ہے، اور اس میں اکثر سہو ہو جاتا ہے، چنانچہ اسے باطل قرار دینے، یا اس میں سجدہ سہو لازم کرنے میں مشقت ہے" انتہی مختصر ا

یکھیں: الانصاف (2 / 59)۔

شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں:

فقهاء رحمہم اللہ کہتے ہیں:

اگر وہ جہکنے سے قبل تکبیر شروع کر دے، یا پھر اس نے رکوع میں جانے کے بعد تکبیر مکمل کی؛ تو یہ اسے کفایت نہیں کرے گی، کیونکہ ان کا کہنا ہے:

یہ منتقل ہونے کی تکبیر کے مقام دو رکنوں کے درمیان ہے، چنانچہ اگر اس نے اسے پہلے رکن میں داخل کر دیا تو صحیح نہیں، اور اگر اسے دوسرا رکن میں داخل کرتا ہے تو بھی صحیح نہیں؛ کیونکہ یہ ایسی جگہ ہے جہاں یہ تکبیر شروع نہیں کی جاتی، چنانچہ قیام میں تکبیر شروع نہیں کی جائیگی، اور نہ ہی رکوع میں تکبیر شروع ہو گی، بلکہ قیام اور رکوع کے مابین تکبیر ہونی چاہیے۔

اس میں کوئی شک نہیں کہ اس قول کی کوئی وجہ ہے؛ کیونکہ تکبیر منتقل ہونے کی علامت ہے، اس لیے اسے انتقال کی حالت میں ہی ہونا چاہیے۔

لیکن یہ کہنا کہ: اگر اس نے رکوع میں جانے کے بعد تکبیر مکمل کی، یا پھر اس نے جہکنے سے قبل تکبیر کہنی شروع کر دی تو اس کی نماز باطل ہے اس میں لوگوں کے لیے مشقت ہے، کیونکہ اگر آپ آج لوگوں کے حالات پر غور کریں تو اکثر لوگوں کو اس سے لا علم پائیں گے، ان میں سے کچھ لوگ تو جہکنے کے لیے حرکت کرنے سے قبل ہی تکبیر کہہ دیتے ہیں، اور کچھ ایسے بھی ہیں جو تکبیر مکمل کرنے سے قبل ہی رکوع میں چلے جاتے ہیں۔

عجیب یہ ہے کہ بعض جاہل امام غلط قسم کا اجتہاد کرتے ہوئے کہتے ہیں: میں رکوع میں جانے سے پہلے تکبیر نہیں کہتا، اس کا کہنا ہے کہ: اگر میں نے رکوع میں جانے سے قبل تکبیر کہہ دی تو مقدی مجہ سے سبقت لے جائیں گے، اور میرے رکوع میں جانے سے قبل جہک جائیں گے، اور ہو سکتا ہے میرے رکوع میں جانے سے قبل ہی وہ رکوع میں چلے جائیں، جو کہ ایک عجیب و غریب اجتہاد میں سے ہے؛ بعض علماء کے مطابق آپ کسی دوسرے کی عبادت صحیح کرنے کے لیے اپنی عبادت باطل کر بیٹھیں؛ حالانکہ مقتدیوں کو یہ حکم ہے کہ وہ آپ سے سبقت نہ کریں، بلکہ آپ کی اقتدا اور متابعت کریں۔

اس لیے ہم کہینگے: یہ اجتہاد اپنی جگہ میں نہیں، بلکہ ایسا اجتہاد کرنے والے مجتہد کو ہم جاہل جہل مرکب کا نام دینگے؛ اس لیے کہ یہ جہالت ہے، اور وہ اپنی جہالت سے بھی جاہل رہا ہے۔

چنانچہ ہم کہتے ہیں: جہکنے کے وقت تکبیر کہو، اور رکوع میں جانے سے قبل تکبیر ختم کرنے کی حرص رکھو، لیکن اگر رکوع میں جانے سے قبل تکبیر مکمل نہ ہو سکے تو اس میں کوئی حرج نہیں۔

صحیح یہ ہے کہ:

اگر رکوع میں جانے کے لیے جہکنے سے قبل تکبیر شروع کی اور اس کے بعد مکمل کی تو اس میں کوئی حرج نہیں، اور اگر اس نے جہکنے کے وقت شروع کی اور رکوع میں جانے کے بعد مکمل کی تو بھی کوئی حرج نہیں، لیکن افضل اور بہتر یہ ہے کہ حسب الامکان دونوں رکنوں کے درمیان ہونی چاہیے۔

اور سمع اللہ لمن حمده اور انتقال کی باقی تکبیروں میں بھی اسی طرح کہا جائیگا، لیکن اگر وہ بعد والے رکن میں پہنچ



جانے کے بعد تکبیر شروع کرے تو اس کی یہ تکبیر معتبر نہیں ہو گی" انتہی

ماخوذ از : الشرح الممتع

والله اعلم .